سرکاری رپورٹ

دسواں اجلاس

بلوچستان صوبائی اسمبلی

کی کارروائی

اجلاس منعقدہ پنج شنبہ مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

نمبر شمار	مندرجات	صفحہ نمبر
۱۔	تلاوت قرآن پاک و ترجمہ	۱
۲۔	وقفہ سوالات۔	۲
۳۔	رخصت کی درخواستیں	۱۴
۴۔	تحریک التوا نمبر ۶۔ منجانب میر ظہور حسین کھوسہ صاحب	۲۰
۵۔	قرارداد نمبر ۰۷۔ منجانب مسٹر باز محمد خان کھیتران صاحب	۲۸

جلد دھم

شمارہ دوئم

جناب اسپیکر — — — — — — — — ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

جناب ڈپٹی اسپیکر — — — — — — — مسٹر عبدالقہار خان ودان
(از مورخہ ۱۸ ر نومبر ۱۹۹۳ء)

مسٹر محمد حسن شاہ — — — — — — — سیکریٹری صوبائی اسمبلی

مسٹر محمد افضل — — — — — — — جوائنٹ سیکریٹری صوبائی اسمبلی

(نوٹ:- کابینہ اور اسمبلی کے معزز اراکین کی مشترکہ فہرست کے لیے اگلا صفحہ ملاحظہ ہو)

فہرست ممبران اسمبلی

۱	میر عبدالمجید بزنجو	ڈپٹی اسپیکر اسمبلی
۲	میر تاج محمد خان جمالی	وزیر اعلیٰ (قائد ایوان)
۳	نواب محمد اسلم رئیسانی	وزیر خزانہ
۴	سردار ثناء اللہ زہری	وزیر بلدیات
۵	میر اسرار اللہ زہری	وزیر صحت
۶	میر محمد علی رند	وزیر مال
۷	مسٹر جعفر خان مندوخیل	وزیر تعلیم
۸	میر جان محمد خان جمالی	وزیر ایس اینڈ جی اے ڈی
۹	حاجی نور محمد صراف	وزیر کیو ڈی اے
۱۰	ملک محمد سرور خان کاکڑ	وزیر مواصلات و تعمیرات
۱۱	ماسٹر جانسن اشرف	وزیر اقلیتی امور
۱۲	مولوی عبدالغفور حیدری	وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ
۱۳	مولوی عصمت اللہ	وزیر منصوبہ بندی و ترقیات
۱۴	مولوی امیر زمان	وزیر زراعت
۱۵	مولوی نیاز محمد دوتانی	وزیر آبپاشی و ترقیات
۱۶	سید عبدالباری	وزیر خوراک
۱۷	مسٹر حسین اشرف	وزیر ماہی گیری
۱۸	میر محمد صالح بھوتانی	وزیر صنعت
۱۹	مسٹر محمد اسلم بزنجو	وزیر محنت و افرادی قوت
۲۰	نوابزادہ ذوالفقار علی مگسی	وزیر داخلہ

۲۱	ملک محمد شاہ مردان زئی	وزیر سماجی بہبود
۲۲	ڈاکٹر کلیم اللہ خان	
۲۳	مسٹر سعید احمد ہاشمی	صوبائی وزیر
۲۴	میر علی محمد نوتیزئی	
۲۵	مسٹر عبدالقہار خان	
۲۶	مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی	
۲۷	سردار محمد طاہر خان لونی	
۲۸	میرباز محمد خان کھیتران	
۲۹	حاجی ملک کرم خان خجک	
۳۰	سردار میر محمد ہمایوں خان مری	
۳۱	نواب محمد اکبر خان بگٹی	
۳۲	میر ظہور حسین خان کھوسہ	
۳۳	سردار فتح علی عمرانی	(صوبائی وزیر)
۳۴	مسٹر محمد عاصم کرد	
۳۵	سردار میر چاکر خان ڈومکی	
۳۶	میر عبدالکریم نوشیروانی	(صوبائی وزیر)
۳۷	شہزادہ جام علی اکبر	وزیر جنگلات
۳۸	مسٹر کچکول علی ایڈووکیٹ	
۳۹	ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ	
۴۰	مسٹر ارجن داس بگٹی	ہندو اقلیتی نمائندہ
۴۱	سردار سنت سنگھ	سکھ اقلیتی نمائندہ

بلوچستان صوبائی اسمبلی کا اجلاس

مورخہ ۳۰ جولائی ۱۹۹۲ء بمطابق ۲۸ محرم الحرام ۱۴۱۳ھ

بروز پنجشنبہ

زیر صدارت جناب ملک سکندر خان ایڈووکیٹ

بوقت ۱۱ بجے صبح صوبائی اسمبلی ہال کوئٹہ میں منعقد ہوا۔

جناب اسپیکر السلام علیکم۔ اعوذ باللہ من الشیطن الرجیم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اجلاس کی باقاعدہ کارروائی کا آغاز تلاوت کلام پاک سے کیا جاتا ہے۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ

از

مولانا عبدالمتین اخوندزادہ۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ وَاتَّقُوا اللّٰہَ اِنَّ اللّٰہَ خَبِیْرٌ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ وَلَا تَکُوْنُوْا کَالَّذِیْنَ نَسُوا اللّٰہَ فَاَنْسٰھُمْ اَنْفُسَھُمْ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَاَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ لَوْ اَنْزَلْنَا ھٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَیْتَہٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْیَۃِ اللّٰہِ وَتِلْکَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُھَا لِلنَّاسِ لَعَلَّھُمْ یَتَفَکَّرُوْنَ ۝

صَدَقَ اللّٰہُ الْعَظِیْمُ ۝

ترجمہ : اے ایمان والو خدا سے ڈرتے رہو بیشک خدا تمہارے سب اعمال سے خبردار ہے اور ان لوگوں جیسے نہ ہونا جنہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ تو خدا نے انہیں ایسا کردیا کہ خود اپنے تئیں بھول گئے۔ یہ بدکردار لوگ ہیں۔ اہل دوزخ اور اہل بہشت برابر نہیں۔ اہل بہشت تو کامیابی حاصل کرنے والے ہیں۔ اگر ہم یہ قرآن کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ خدا کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور کریں۔

وما علینا الا البلاغ

وقفہ سوالات

جناب اسپیکر ڈاکٹر کلیم اللہ کے سوال نمبر ۵۵۹ کا جواب کافی طویل ہے اس لئے اسے پڑھا ہوا تصور کریں۔

X ۵۵۹ ڈاکٹر کلیم اللہ خان کیا وزیر واسا ازارہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) جب سے محکمہ واسا وجود میں آیا ہے اس وقت سے اب تک گریڈ ایک تا گریڈ ۱۶ اور اس سے اوپر کے کتنے اہلکار آفیسر تعینات ہوئے ہیں نیز ان تعیناتیوں کا معیار کیا ہے اور یہ ملازمین کن کن کی سفارش پر تعینات ہوئے ہیں۔

(ب) کیا ان آسامیوں کو باقاعدہ اخبارات میں مشتہر کیا گیا ہے اگر نہیں تو وجہ بتلائی جائے۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر بلدیات) تفصیل حسب ذیل ہے۔

گریڈ ۱۷ کے ملازمین

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	تاریخ تعیناتی	عہدہ	تعلیمی قابلیت	سفارش کنندہ
1	قاسم ریئسانی / میر نور محمد	۲/۳/۹۲	اے ڈی جنرل	بی ایس سی	سردار ثناء اللہ زہری
2	محبوب شاہ / نادر شاہ	۳۰/۵/۹۲	اے ڈی ریونیو III	بی اے	سردار ثناء اللہ زہری
3	صاحب زادہ عبدالستار / = عبدالباری	۱/۸/۹۱	اے۔ای	بی ای الیکٹرونکس	وزیر اعلیٰ بلوچستان
4	محبوب علی گچکی / شیخ عمر خان	۱۳/۱۱/۹۱	ڈپٹی ڈائریکٹر ریونیو II	بی ای الیکٹرونکس	وزیر اعلیٰ بلوچستان
5	طاہر عطا / چوہدری عطا محمد	۴/۱/۹۲	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ریونیو	ایم ایس سی	سردار ثناء اللہ زہری
6	فاروق اعظم / حاجی نور احمد	۲۲/۲/۹۲	اسسٹنٹ ڈائریکٹر ریونیو	بی اے	سردار ثناء اللہ زہری
7	ضیاء الدین / میر خدائیداد	۲/۳/۹۲	ایل۔اے۔او	بی اے	سردار ثناء اللہ زہری

گریڈ ۱۶ کے ملازمین

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	عہدہ	تعلیمی قابلیت	تاریخ تعیناتی	سفارش کنندہ
1	کامران سعید خان / سعید احمد خان	پروکیورمنٹ آفیسر	ایم اے۔ایل ایل بی	۲۰/۶/۹۲	سردار ثناء اللہ زہری
2	محمد عمران خان / فضل الرحمان	ویلفیئر آفیسر	بی اے	۳/۱۰/۹۱	وزیر اعلیٰ بلوچستان
3	ارشد محمود / نصیر احمد	سپرنٹنڈنٹ	بی کام	۴/۶/۹۰	وزیر واسا کیو ڈی اے۔

4 نصیب اللہ / احمد خان	سینیئر ڈرافٹسمین۔ڈپلومہ سول ٹیکنالوجی		۹/۷/۸۸	وزیری اینڈ ڈبلیو

گریڈ ۷ کے ملازمین

نمبر شمار نام بمعہ ولدیت	تاریخ تعیناتی	عہدہ	تعلیمی قابلیت	سفارش کنندہ
1 محمد جاوید / ولایت خان	سپروائزر	میٹرک	۱۸/۲/۹۲	حاجی نور محمد صراف
2 عبدالقادر / گہرام خان	سپروائزر	میٹرک	۱۸-۲-۹۲	سردار ثناء اللہ زہری
3 ہارون فرمان / فرمان مسیح	سپروائزر	میٹرک	۳۰/۱۰/۹۰	ڈپٹی سیکرٹری وزیر اعلیٰ بابر یعقوب
4 شوکت علی / قاسم علی	سپروائزر	میٹرک	۱۶/۳/۹۱	حاجی نور محمد صراف
5 عارف محمود / محمد صدیق	سپروائزر	میٹرک	۱۶/۳/۹۱	حاجی نور محمد صراف
6 طاہر بشیر / محمد بشیر	سپروائزر	بی اے	۱۸/۲/۹۲	حاجی نور محمد صراف
7 جاوید اقبال / حاجی فضل احمد	سپروائزر	ایف اے	۵/۱/۸۸	سیف اللہ خان پراچہ
8 محمد شکیل / محمد علی	جونیئر کلرک	میٹرک	۷/۸/۹۰	سابقہ چیف سیکرٹری ایس آر پونیگر

گریڈ ۶ کے ملازمین

نمبر شمار نام بمعہ ولدیت	تاریخ تعیناتی	عہدہ	تعلیمی قابلیت	سفارش کنندہ
1 محمد ظریف / محمد عیسیٰ	ٹیلیفون آپریٹر	میٹرک	۲۷/۸/۹۱	حاجی نور محمد صراف
2 محمد اخلاص / حاجی میر احمد	جونیئر کلرک	میٹرک	۲-۶-۹۲	سردار ثناء اللہ زہری
3 محمد موسیٰ / علی نقی	ڈرائیور	میٹرک	۲/۶/۹۲	سردار ثناء اللہ زہری
4 عبدالرشید / محمد یونس	ڈرائیور	میٹرک	۲/۶/۹۲	سردار ثناء اللہ زہری
5 قاسم علی / خان محمد	جونیئر کلرک	میٹرک	۱۶/۲/۹۲	حاجی نور محمد صراف
6 فدا حسین / دولت حسین	ڈرائیور	میٹرک	۱۶/۱۰/۹۲	وزیر واسا کیوڈی اے
7 خدائے دوست / خوشی محمد	ڈرائیور	میٹرک	۲۸/۱۲/۸۹	ڈپٹی سیکرٹری وزیر اعلیٰ بابر یعقوب
8 حق نواز / محمد یونس	ڈرائیور	میٹرک	۱۸/۱/۹۰	ڈپٹی سیکرٹری وزیر اعلیٰ بابر یعقوب

9	طاؤس خان / محمد شریف	ڈرائیور	میٹرک	۷/۲/۹۱	چاکر خان ڈومکی
10	محمد زمان / محمد رحیم	ڈرائیور	میٹرک	۲۸/۳/۸۸	آغا عبدالطاہر ڈپٹی اسپیکر بلوچستان اسمبلی
11	جمعہ خان / حاجی شاہ محمد	ڈرائیور	میٹرک	۶/۳/۸۸	حاجی گل زمان خان ایڈوائزر وزیر اعلیٰ

گریڈ ۱ کے ملازمین

نمبر شمار	نام بمعہ ولدیت	عہدہ	تعلیمی قابلیت	تاریخ تعیناتی	سفارش کنندہ
1	محمد اسلم / عبدالغفور	نائب قاصد	-	۲/۶/۹۲	سردار ثناء اللہ زہری
2۔	لعل محمد / محمد رحیم	-	-	-	سردار ثناء اللہ زہری
3	محمد شریف / عبدالغفور	کلینر	-	۱۸/۶/۹۱	حاجی نور محمد صراف
4	غلام محمد / کریم داد	وال مین	چہار جماعت	۱۶/۲/۹۲	حاجی نور محمد صراف
5	عبدالصمد / محمد کریم	نائب قاصد	-	۱۶/۱۰/۹۱	حاجی نور محمد صراف
6	اللہ گل / گلزار چوکیدار	-	-	۳۰/۶/۹۱	آفتاب احمد جمال ڈپٹی سیکرٹری وزیر اعلیٰ
7	محمد اسماعیل / محمد بخش	نائب قاصد	-	۱۶/۱۰/۹۱	حاجی نور محمد صراف
8	عبداللطیف / حاجی مولا داد	چوکیدار	-	۱۶/۱۰/۹۱	سیکرٹری لوکل گورنمنٹ
9	رمضان علی / محمد ابراہیم	چوکیدار	مڈل	۱۷/۱۰/۹۱	حاجی نور محمد صراف
10	گروچ خان / گل داد	چوکیدار	-	۱۶/۱۰/۹۱	وزیر اعلیٰ بلوچستان
11	علی رحیم / عبدالحسین	نائب قاصد	-	۱۶/۱۰/۹۱	حاجی نور محمد صراف
12	حسین مہدی / غلام عباس	پیٹرولر	-	۱۱/۴/۹۲	-
13	مبارک خان / میاں خان	قلی، ہیلپر	-	۲۸/۱۲/۸۹	بابر یعقوب ڈپٹی سیکرٹری وزیر اعلیٰ
14	محمد انور / میر حمزہ خان	کلینر، والومین	-	۷-۲-۹۱	عزیز بگٹی ایڈیشنل سیکریٹری وزیر اعلیٰ
15	باز محمد / گل محمد	چوکیدار	-	۲۶/۱۲/۸۹	مولوی نور محمد سابقہ وزیر بلدیات

16	محمد حنیف / حضور بخش	چوکیدار	-	۹۱-۷-۱	نواب اسلم رئیسانی وزیر خزانہ
17	روزی دین / اللہ نور	کلینر	-	۸۸-۳-۶	اسپیکر بلوچستان اسمبلی
18	عبدالواحد / محمد کریم	نائب قاصد	-	۸۸-۹-۴	سینٹر فضل آغا
19	غلام حیدر / گل میر	چوکیدار	-	۸۸-۱۰-۱۵	نواب اسلم رئیسانی سابقہ وزیر زراعت
20	عبدالمجید / کشمیر خان	-	-	-	
21	محمد حسن / بھائی جان	پیٹرولر	-	۸۸-۱۰-۱۷	سردار فتح محمد، محمد حسنی
22	غلام محمد / رسول بخش	مالی	-	۹۲-۶-۲	سردار ثناء اللہ زہری

وہ ملازمین جن کے لئے مخصوص تنخواہ مختص کی گئی ہے۔

1	عبدالوہاب / جان محمد	چوکیدار۔ تنخواہ ۱۰۰۰ روپے ماہانہ	-	۱۸/۵/۹۲	انور درانی
2	سید اکبر شاہ / ایس ایم آغا	- -	-	۹۱-۳-۱۳	وزیر بلدیات
3	حسین علی / جمعہ خان	- -	-	۷/۳/۹۱	حاجی نور محمد صراف
4	محمد جمعہ / محمد موسیٰ	- -	-	۲۵/۳/۹۱	-
5	عبدالمجید / سیٹھ محمد علی	پیٹرولر۔ تنخواہ ۱۰۰۰ روپے		۲۸/۳/۹۱	حاجی نور محمد صراف
6	غلام محمد / صالح محمد	الیکٹریشن تنخواہ ۲۰۰۰ روپے		۲۲/۷/۹۲	سردار ثناء اللہ زہری

گریڈ ۱۱ کے ملازمین

1	سجاد اسحاق / مولوی محمد اسحاق	سب انجینئر	ڈپلومہ الیکٹریکل ٹیکنالوجی	۳۱/۷/۹۰	حاجی ہارون رشید (پرائیوٹ سیکریٹری وزیر کیو۔ ڈی۔ اے
2	غلام حسن / رمضان علی	کمپوٹر پروگرامر	ایف ایس سی	۱۹-۲-۹۱	حاجی نور محمد صراف

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب اسپیکر اس میں بعض ملازمین میں جن کا تعلق گریڈ سترہ اور گریڈ سولہ سے ہے ان کی تقرری کے متعلق ہم وزیر صاحب سے کہنا چاہیں گے ان کی ایڈورٹائزمنٹ اور انٹرویو بھی ہوئے تھے یا نہیں۔ آیا یہ پبلک سروس کمیشن کے تھرو بھرتی ہوئے تھے یا ڈائرکٹ بھرتی ہوئے اور کن بنیادوں پر ان کی تقرری ہوئی؟

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر یہ تفصیل میں نے دے دی ہے ڈاکٹر صاحب نے جو ضمنی سوال کیا ہے میں یہاں واضح کرتا چلوں کہ واسا ایک اتھارٹی ہے اس میں تقرری کے لئے پوسٹیں ایڈورٹائز نہیں ہوا کرتیں میں اس کا چیئرمین ہوں مجھے اختیار ہے میں گریڈ سترہ اور گریڈ سولہ کی اپائنٹمنٹ کر سکتا ہوں اس میں بلوچستان پبلک سروس کمیشن کا کوئی رول نہیں ہے کہ وہاں سے آپائنٹمنٹ کیا جائے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ اس کے متعلق میں چیئرمین صاحب سے ضرور استفسار کروں گا کہ جن لڑکوں کی تقرری کی گئی ہے ان میں بعض ایسے لڑکے ہیں جو ابھی تک اسٹوڈنٹ Student ہیں مثلاً قاسم ریکسانی ولد میر نور محمد یہ ایم ایس سی کا اسٹوڈنٹ ہے اس کا رول نمبر ۲۷ ہے' اور یہ ابھی تک پڑھ رہا ہے اور اس کا بی ایس سی بھی تھرڈ ڈویژن میں ہے جب کہ اس تھرڈ ڈویژنوں کو ڈائرکٹ لیا گیا ہے اس طرح محبوب شاہ ولد نادر شاہ ہے یہ بھی بی اے تھرڈ ڈویژن ہے اس کو سترہ گریڈ میں لگایا گیا ہے وغیرہ وغیرہ اس طرح نیچے تک آپ دیکھیں بہت سی چیزیں ہوئی جن کو ہم سمجھتے ہیں ایسا نہیں ہونا چاہیے تھا ایسے بہت سے لڑکے جو ایم ایس سی فرسٹ ڈویژن ہیں ان کے ساتھ گویا ناانصافی ہوئی ہے ایسی چیزیں ہوئیں چیئرمین نے ڈائرکٹ ان کو لگا کر ایسے بہت سے حقدار حضرات جو بنتے تھے اس سے ان کی حق تلفی ہوئی ہے کیا ان کی تشہیر ایڈورٹائزمنٹ یا انٹرویو کا کوئی قانون نہیں ہے کیا اس ادارے میں دوران تعیناتی ان کا کوئی انٹرویو ہوا تھا اس میں کوئی سیلیکٹ کیا گیا ان کو ڈائرکٹ لگا دیا گیا تھا؟

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جیسے میں نے کہا مجھے اتھارٹی ہے مجھے اختیار ہے میں نے ایم ڈی واسا سے کہا کہ لڑکوں کے انٹرویو لے کر لگائیں جہاں تک بچوں کو لگانے کا تعلق ہے میں ڈاکٹر صاحب سے کہوں گا یہ آپ کے بھی بچے ہیں یہ لڑکے بلوچستانی ہیں ویسے تو ہم اسٹیج پر کھڑے ہو کر کہتے ہیں کہ لڑکوں کو روزگار نہیں ملتا ہے اور پھر اسمبلی میں شور شرابا بھی کرتے ہیں اگر ہم نے عارضی طور پر ان کو لگایا ہے تو ہم ان کو ایک مہینے کے نوٹس پر سروس سے نکال بھی سکتے ہیں اگر کوئی اسٹوڈنٹ ہے اور پڑھ رہا ہے تو مجھے اس کا معلوم نہیں ہے کہ ایک لڑکا پڑھ رہا ہے اور نوکری بھی کر رہا ہے میں نے اور نور محمد صراف صاحب نے اس میں لگائے ہیں ڈاکٹر صاحب پلیز آپ اسے رہنے دیں خدارا یہ آپ کو بھی پتا ہے اگر کوئی پوسٹ خالی ہے اور کوئی اسٹوڈنٹ فارغ ہے تو اگر ہم اس کو لگا بھی دیں گے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ سردار صاحب اس کی ہم تائید کرتے ہیں یہ ہم سب کے بچے ہیں لیکن بچوں کے بارے میں یہ کہوں گا کہ ان میں حقدار بھی ہیں اور ناحقدار بھی ہیں ان کے مابین فرق کرنا ہم بڑوں کے لئے ضروری ہے اس میں ہم نے جتنے بھی ملازمین لگائے ہیں جب تک ہمیں پتا نہیں چلا کہ کس نے ان کو لگایا کون لگا کیونکہ بلوچستان کے کس کونے سے بھی حقدار موجود ہیں فرسٹ ڈویژنرز ہیں کافی عرصہ سے بے روزگار ہیں میرے خیال میں ہم ان کے نمائندے ہیں یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ ہم ان کی نمائندگی کریں تاکہ ان کا حق دلایا جائے لہٰذا میں سردار صاحب سے ریکوسیٹ کروں گا کہ بہت سے لڑکے ہیں۔ مداخلت

میر عبدالکریم نوشیروانی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب سردار صاحب میرے خیال

میں کوئی غلط نہیں کہتے آپ کو پتا ہے کہ واسا ایک نیم سرکاری ادارہ ہے۔

جناب اسپیکر کریم نوشیروانی صاحب آپ یہ بتائیں کہ آپ کس چیز پر بات کر رہے ہیں۔

ڈاکٹر کلیم اللہ آپ کیا بات کرتے ہیں۔

میر عبدالکریم نوشیروانی آئی ایم سوری

ڈاکٹر کلیم اللہ آپ پہلے اپنا پوائنٹ تو کلیئر کرلیں تاکہ میں سمجھوں کہ آپ کیا کہنا چاہتے ہیں۔ جناب اسپیکر میں یہ کہنا چاہتا ہوں ہمیں کچھ نہیں کہنا چاہیے کیونکہ یہ سب ہمارے بچے ہیں جو حقدار ہیں ان کو حق دلانا چاہیے اب ان کو کس طرح حق دلایا جائے تو جناب اس کو آپ اخبار میں دیں اور پھر ہر ادارے کے لئے ضروری ہے اگر کوئی اپائنٹمنٹ پبلک سروس کمیشن کے ذریعے نہ ہو تو وہاں پر انٹرویو کمیٹی بنائی جاتی ہے یہ سب اداروں کے لئے ضروری ہے اس میں دیکھا جاتا ہے میرا اس میں یہ اعتراض نہیں ہے کہ کون لگا ہے اور کیوں لگا ہے لیکن ہم یہ ضرور دیکھیں کہ کون حقدار ہے اور کون حقدار نہیں ہے اس میں بعض ایسے پوائنٹس ہیں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب والا (پوائنٹ آف آرڈر) اگر ڈاکٹر صاحب سوال کر رہے ہیں تو ذرا مختصر کریں تاکہ میں اس کا جواب دوں ڈاکٹر صاحب تو تقریر کر رہے ہیں جو میری سمجھ میں نہیں آرہی' آپ کا ضمنی سوال پتا نہیں کہاں چلا گیا۔

جناب اسپیکر سردار صاحب ان کی تجویز یہ ہے کہ کوئی بھی پوسٹ اس کی پراپر ایڈورٹائزمنٹ ہو پھر بچوں کے مابین انٹرویو ہو یہ طریقہ کار ہونا چاہیے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب والا! ہم نے ان سے انٹرویو لیے ہیں ان میں جو بچے پاس ہوئے ہیں اور جو بچے انٹرویو میں پورے اترے ہیں انہی اوں ہم نے ان پوسٹوں پر لگایا ہے میں ڈاکٹر صاحب کو اپریشیٹ Appreciate کروں گا جب میں نے محکمہ واسا کی ان پوسٹوں کی لسٹ مانگی تھی جو انہوں نے نہیں دی تھی۔ میں یہ چاہتا تھا کہ میں کسی دن پریس کانفرنس کروں اور انہیں بتادوں کہ ہم نے یہ کام کیا ہے ہم نے اتنے لوگوں کو لگایا ہے ان پوسٹوں پر لوگ یہ کہتے ہیں کہ یہ وزیر کام نہیں کرتے ہیں۔ خاص کر میں تو اپنے بارے میں یہ کہوں گا کہ میں نے اتنا کام کیا ہے میں نے بیس تیس آدمیوں کو نوکریاں دی ہیں میں ڈاکٹر صاحب اپریشیٹ Apprecate کروں گا کہ انہوں نے مجھ سے یہ سوال کیا ہے اور اسے اسمبلی کے فلور پر لے کر آئے ہیں اور میں اخبار والوں سے کہوں گا کہ آپ دیکھ لیں میں نے اتنے لوگوں کو نوکریاں دی ہیں اس خبر کو اخبار میں دیں۔

جناب اسپیکر سردار صاحب ان کی جو سجیشن تھی اس پر آپ کا پراپر Proper جواب نہیں آیا۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب والا جناب اسپیکر اگر میرے پاس کوئی پوسٹ خالی ہے جیسا کہ میں نے عرض کیا ہے کہ بچے سب ہمارے بچے ہیں ہمیں کوئی تفریق نہیں ہے اگر ڈاکٹر صاحب فراغ دلی سے کام لیتے ہیں اور یہ سمجھتے ہیں کہ بچے سارے ہمارے بچے ہیں وہ میرے پاس آئیں اگر میرے پاس کوئی پوسٹ خالی ہو میں ان کے بچوں کو لگانے کے لئے تیار ہوں۔

جناب اسپیکر انہوں نے جو سجیشن دی ہے جرنلی Generaly طور پر دی ہے اس سے آپ کس حد تک اتفاق کرتے ہیں آئندہ جو بھی پوسٹ آئے وہ ایڈورٹائیز ہو اور جس طریقہ کار سے سلیکشن ہوتا ہے اس طریقہ سے ہو۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب والا! یہاں پر ایڈوٹائزمنٹ کی ضرورت نہیں پڑتی ہے میں بااختیار اتھارٹی ہوں ان کی تقرری میں خود کر سکتا ہوں کسی وقت بھی یہ اتھارٹی بااختیار ہے یہ پرمننٹ Permenet پوسٹیں نہیں ہیں یہ عارضی پوسٹیں ہیں انہیں عارضی طور پر لگایا گیا ہے جب یہ پانچ سال کے بعد ختم ہوں گی تو انہیں ایک مہینے کے نوٹس پر نکال سکتے ہیں۔

مسٹر عبدالقہار خان جناب والا! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ میرے خیال میں سردار صاحب نے تو اس کا جواب نہیں دیا ۱۷ گریڈ اور ۱۹ گریڈ کا جو پبلک سروس کمیشن سے انٹرویو ہوتا تھا اس محکمہ میں ان گریڈوں کے لئے خصوصی ریلیکسیشن Relaxation کی گئی ہے یا یہ جو گریڈ ۱۷ اور گریڈ ۱۹ کے ملازمین ہیں کیا وہ بلوچستان گورنمنٹ کے ملازمین نہیں ہیں انہیں کسی طرح پبلک سروس کمیشن سے آزاد کرایا گیا ہے۔

جناب اسپیکر ان کا غالباً" یہ جواب آیا ہے کہ یہ عارضی ملازمتیں ہیں۔

مسٹر عبدالقہار خان جناب والا دوسرے اس میں یہ ہے کہ ایک منسٹر اپنے محکمہ میں کسی آدمی کو لگا سکتا ہے اور اس کے انہیں اختیارات ہیں اس کا ایک طریقہ کار ہے کہ ان پوسٹوں کو اخبار میں دینا پھر ان کا انٹرویو کرنا ان کا آپس میں کمپٹیشن Competetion کرانا ان کے رولز ہیں ان رولز پر یہاں کیوں عمل در آمد نہیں کیا گیا یہ بات ٹھیک ہے کہ آپ لگا سکتے ہیں اور اس بات کا آپ کو اختیار ہے کہ انہیں آپ لگا سکتے ہیں۔ لیکن ان کے رولز تو موجود ہیں۔ کیا یہ رولز آپ کے محکمہ میں نہیں ہیں یا اور کیا وجہ ہے اس کی آپ وضاحت کریں۔

جناب اسپیکر اس کا جواب غالباً" آگیا ہے۔

میر عبدالکریم نوشیروانی جناب والا' میں اس کا جواب دوں گا۔ یہ ورک چارج ہیں اس پر بحث

کرنے کی کیا ضرورت ہے یہ ریگولر پوسٹیں نہیں ہیں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب والا! جناب والا میں نے ان سب کا جواب دے دیا ہے۔

جناب اسپیکر ڈاکٹر کلیم اللہ خان سوال نمبر ۵۶۱

X۵۶۱ ڈاکٹر کلیم اللہ کیا وزیر واسا ازراہ کرم مطلع فرمائیں گے کہ۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ کروڑوں روپیہ کے خرچ سے کوئٹہ شہر کے سیوریج نظام میں انچوں قطر کا پائپ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کی ضرورت کے پیش نظر ناکافی نہیں ہے اور اس کا انجام سیٹلائٹ ٹاؤن کے سیوریج نظام کی طرح استعمال سے پہلے چوک (بند) ہونا فطری عمل ہے۔

(ب) اگر جزو (ب) کا جواب اثبات میں ہے تو یہ سروے کس ادارے نے کیا ہے اور سروے رپورٹ پر آمد اخراجات کی تفصیل بھی دی جائے۔

(ج) مذکورہ کام کا ٹھیکہ کس فرم کو کن شرائط پر دیا گیا ہے نیز اس ٹھیکہ کا ٹینڈر کن مقامی اخبارات میں تشہیر ہوا ہے اگر جواب نفی میں ہے تو وجہ بتلائی جائے۔

وزیر بلدیات نظرثانی شدہ جواب ایوان کے میز پر رکھ دیا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ ممبر بلوچستان صوبائی اسمبلی کے سوال کے سلسلے میں مندرجہ ذیل اطلاعات بہم پہنچائی جاتی ہیں۔

الف) کوئٹہ شہر کے سیوریج نظام کے لئے گورنمنٹ آف نیدرلینڈ نے ۲۸ کروڑ روپے کی خطیر رقم سے ایک مکمل اور جامعہ منصوبہ تیار کیا ہے جس کا ڈیزائن ماہرین کی ایک ٹیم (جس میں بیرونی ماہرین اور پاکستانی انجینئرز شامل تھے) نے ایک سال کی مدت میں تیار کیا اور ڈیزائن (Design) کے مطابق پائپ لائن ۲۵۰ ملی میٹر سے لے کر ۹۰۰ میٹر قطر پر منحصر ہوگی۔

یہ منصوبہ فی الحال ۱۵۰ کلومیٹر پائپ لائن پر مشتمل ہے جس کے تحت قدیم میونسپلٹی کی حدود میں واقع سرکلر روڈ زرغون روڈ زرغون روڈ ایکسٹینشن سرکی روڈ کاسی روڈ اور جیب نالے کے ساتھ ساتھ بشمول طوغی روڈ اور تیل گودام والے علاقے میں سیوریج کی سہولت فراہم کی جائے گی اس منصوبے میں تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کا خاص خیال رکھا گیا ہے اور اگر مندرجہ بالا علاقوں کی آبادی ۷ لاکھ تک پہنچ جائے جو کہ ناممکن ہے پھر بھی یہ پائپ لائن نکاسی کے لئے کافی ہوگی

چونکہ یہ تمام منصوبہ ماہرین کے زیر نگرانی اور خود ماہرین نے تیار کیا ہے اس لئے کہا جاسکتا ہے کہ یہ منصوبہ

کامیاب ہوگا اور اس کا انجام سیٹلائیٹ ٹاؤن کے سیوریج نظام کی طرح نہیں ہوگا۔

(ب) کیونکہ سیٹلائیٹ ٹاؤن میں آبادی کے تناسب سے بڑے پائپ لائن ڈالے گئے ہیں اور پورا پانی نہیں گزر رہا ہے جس کی وجہ سے پائپ لائن چوک ہو گئی ہے۔

(ج) مذکورہ کام کے لئے ٹھیکداروں کی پری کوالیفکیشن Per-Qualification کے لئے ۴ دسمبر ۱۹۸۸ء کو مقامی اور ملکی اخبارات میں باقاعدہ تشہیر کیا گیا ۱۸ ممبروں نے پری کوالیفکیشن کے کاغذات حاصل کئے جب کہ ۱۱ ممبروں نے کاغذات جمع کروائے جن کی باقاعدہ جانچ پڑتال نے بعد ۵ فروری کو محکمہ نے پری کولیفائی قرار دیا اور ان ہی فرموں نے ٹینڈر میں حصہ لیا ان ۵ فرموں میں سے میسرز نیشنل پائپ انڈسٹریز اور تیمور کنسٹرکشن کمپنی نے کم ترین ریٹ پر کام کرنے کا ایوارڈ حاصل کیا۔

ڈاکٹر کلیم اللہ جناب والا! میرے خیال میں جہاں تک ہمارے تاثرات ہیں کہ جو پائپ بچھائے جا رہے ہیں خاص کر بڑے بڑے روڈوں کے درمیان اگر ان کے قطر یا سائز کو دیکھ لیا جائے تو وہ اس آبادی کے تناسب سے بہت ہی کم ہیں کی اس کا باقاعدہ سروے کیا گیا تھا۔ کیا وہ پاپولیشن جو کہ ایک ریکارڈ پر ہے اور ایک ان ریکارڈڈ پاپولیشن Recorded Papulation ہے کوئٹہ کی آبادی کا اندازہ اس وقت کا لگایا جائے جو مردم شماری ۸۱۔۱۹۸۲ء کی گئی تھی اگر اس ریکارڈ پر یہ پائپ بچھایا گیا ہے تو یہ پائپ پانچ سال یا آٹھ سال سے زیادہ نہیں چلیں گے کیونکہ کوئٹہ کی آبادی اس مردم شماری کی پاپولیشن سے تین گنا بڑھ گئی ہے اور جو بڑے بڑے روڈوں میں ہم پائپ دیکھ رہے ہیں بغیر اس پائپ کے جو زرغون روڈ پر بچھایا گیا ہے اس کا سائز کافی ہے لیکن روڈوں پر جتنے بھی سائز کے ہیں وہ اس تناسب سے ہیں کہ اگر اس آبادی کو دیکھ لیا جائے تو میرے خیال میں یہ پائپ پانچ سے دس سال تک نہیں چل سکیں گے۔ کیا اس منصوبہ کو بناتے وقت کوئٹہ کی آبادی کو مد نظر رکھا گیا ہے؟ یا صرف ۱۹۸۱ء کی مردم شماری کی آبادی کو مد نظر رکھ کر یہ منصوبہ بنایا گیا ہے۔

وزیر بلدیات جناب اسپیکر! ڈاکٹر صاحب نے جو سوالات دیئے ہیں ان کا جواب میں نے دیا ہے اسے وہ پڑھ لیں اس میں یہ جواب دیا گیا ہے کہ کوئٹہ شہر کا جو قدیم ایریا ہے وہاں پائپ لائنیں بچھائی گئی ہیں اس کی جو پلاننگ کی گئی ہے وہ ڈچ گورنمنٹ نے کی ہے ہم یہاں پر سوریج نظام کو بہتر بنانے کی کوشش کر رہے ہیں یہ جو پائپ لائین ڈال رہے ہیں میں ان سے بات کی ہے انہوں نے مجھے بریفنگ دی ہے انہوں نے کہا ہے کہ جو پائپ لائن ہم بچھا رہے ہیں یہ تقریباً" پچاس سے سو سال کے لئے کافی ہے' آپ جس سوریج نظام کی بات کر رہے ہیں

اس سیوریج نظام میں آپ کے باتھ روم کا پانی اور کچن کا پانی آئے گا۔ بارش کے پانی کے لئے وہ الگ منصوبہ تیار کر رہے ہیں اور بارش کے پانی کو الگ طریقہ سے نکال رہے ہیں میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ جو پائپ لائن بچھا رہے ہیں وہ جس ایریا میں وہ یہ بچھا رہے ہیں ان کے لئے یہ کافی ہے دوسری بات یہ ہے کہ اگر یہ بڑی پائپ لائن بچھا دیتے تو یہ پانی پریشر سے پائپوں میں نہیں جائے گا ان پائپوں میں جو کچرہ ہو گا یا پلاسٹک ہو گا وہ رک جائے گا۔ اور پائپ لائن Choke چوک ہو جائے گی اور اس سے نقصان ہو گا جس طرح سیٹلائٹ ٹاؤن میں نقصان ہوا ہے۔ میں نے تو خود جا کر دیکھا ہے دوسرے لوگوں نے بھی دیکھا ہو گا انہیں سائڈ پر لے گئے ہونگے اور انہیں بریفنگ بھی دی ہو گی میں تو ان سے مطمئن ہوں۔

جناب اسپیکر آپ ضمنی سوال کریں۔

مسٹر جناب عبدالحمید خان اچکزئی کوئٹہ شہر کے متعلق ہمارا تجربہ یہ ہے کہ یہاں پر توڑ پھوڑ کی کارروائی ہوتی رہتی ہے اور اس توڑ پھوڑ کی اصل وجہ یہ ہوتی ہے کہ کوئٹہ شہر کی سڑکوں کے لئے is very ill- Planning Planning میں ال پلاننگ ill Planning کہوں گا اس لئے کہ سڑک کو ایک دفعہ گیس پائپ لائن کے لئے توڑا جاتا ہے پھر اس کو بنایا جاتا ہے پھر بجلی کے لئے توڑا جاتا ہے پھر اس کو بنایا جاتا ہے اور پھر اس کو پانی کے لئے توڑا جاتا ہے پھر اس کو بنایا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہے میرا سوال یہ ہے کہ ہمارا تجربہ کوئٹہ شہر کا یہ ہے اور عام معلومات شہریوں کے لئے یہ ہے کہ مختلف محکموں کے درمیان کوئٹہ شہر سے متعلق کوئی کوآرڈینیشن (Coordination) نہیں ہے پراپر پلاننگ Proper Planing نہیں ہے جو ایک سڑک کو آپ بار بار توڑتے ہیں اور پھر بناتے ہیں اس سے عوام کا خرچ بھی ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کوآرڈینیشن مختلف محکموں کے درمیان کیوں نہیں ہے اور ایک ہی دفعہ مختلف محکمے پلاننگ کیوں نہیں کرتے ہیں۔

جناب اسپیکر جی ثناء اللہ خان صاحب

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) ! جناب اسپیکر یہ تو سب محکموں کا مسئلہ ہے کو آرڈینیشن ہونی چاہیے جہاں تک سیوریج کا مسئلہ ہے میرے خیال میں کچھ لینے کے لئے کچھ دینا چاہیئے اب میں یہ سمجھتا ہوں کہ کوئٹہ کو بہتر اور خوبصورت بنانے کے لئے اور گندگی سے محفوظ بنانے کے لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس پائپ لائن کا ڈالنا بہت ضروری تھا اور بہت ضروری ہے اگر ہمارے کچھ دوستوں کو اعتراض ہے کہ یہ نہیں ہونا چاہیے تو آپ بیٹھیں چیف منسٹر صاحب آپ کے اپنے ہیں آپ ان کو کہیں کہ نیدرلینڈ گورنمنٹ کو کہہ دیں کہ

اسے ڈراپ کردیں اس کو ڈراپ کردیں گے پھر آگے دیکھا جائے گا کہ کیا ہوتا ہے کیا نہیں ہوتا ہے۔

ڈاکٹر کلیم اللہ اس سے متعلق ایک ضمنی سوال ہے کہ جو مثلاً" ان کے ڈھکنے دیئے گئے ہیں کہ ان کی اونچائی اتنی زیادہ ہے کہ میرے خیال میں اگر سڑکوں کی نارمل اسپیڈ سے ہر سال بھرائی ہوتی رہے تو کافی عرصہ ان پر لگے گا تاکہ وہ اس لیول تک پہنچے جس لیول پر ان کے ڈھکنے رکھے گئے ہیں کیا اس میں کوئی طریقہ نہیں رکھا گیا ہے کہ اس اونچ نیچ کو مرمت کے دوران ٹھیک کیا جائے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر میں اس سلسلے میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں میں نے خود یعنی واسا جو مین ہولز (Mainholes) اور (Structure) بناتی ہے میں نے خود معائنہ کیا اور میں نے پی اینڈ ڈبلیو اور واسا والوں سے پوچھا کہ یہ جو آپ نے مین ہولز کی کنکریٹ کے اسٹرکچر بنائے ہیں یہ کیوں اونچے نیچے ہیں انہوں نے کہا کہ ہم نے سروے کرکے ان کو (Heights) دی ہیں اور جو دیوار اور کھمبے ہیں ان پر نشان لگا کر سروے کئے ہیں اور اس کے مطابق انہوں نے اسٹرکچر اور Heights دیئے ہیں اور انہوں نے کہا کہ روڈز کا لیول ہم برابر کردیں گے جب میں نے خود اعتراض کیا تھا کہ یہ کیوں اونچ نیچ رکھی گئی ہے انہوں نے مجھے بتایا کہ وہ سے برابر کریں گے یعنی اس کا لیول برابر ہوگا۔

وزیر بلدیات جناب اسپیکر نواب صاحب جس طرح کہا کہ ان کے لیول برابر ہوں گے جیسا کہ سریاب روڈ بن رہا ہے یہ جب اوپر آجائے گا تو بالکل اس کا لیول برابر ہو جائے گا اگر آپ لوگوں کو کوئی اعتراض ہے تو میں ایم پی واسا کو کہوں گا کہ وہ آپ کو بریفنگ بھی دیں گے۔

مسٹر عبدالحمید خان اچکزئی جناب اسپیکر صاحب نواب صاحب سے میں یہ عرض کروں گا آپ کے آنے سے پہلے میں نے سوال کیا تھا کہ مختلف محکموں کے درمیان کوئی کو آرڈینیشن نہیں ہے' ٹیلیفون کے لئے سڑک کو توڑا جاتا ہے کبھی گیس لائن کے لئے سڑکوں کو توڑا جاتا ہے کبھی بجلی کے لئے کبھی سیوریج پائپ لائن کے لئے مختلف محکموں کے درمیان کو آرڈینیشن بالکل نہیں ہے اس کو آرڈینیشن کے متعلق حکومت کوئی پالیسی بنائے تاکہ پراپر (Proper) طریقے سے پلاننگ ہو اور سب چیزوں کو مد نظر رکھ کر کریں آپ کا تجربہ ہے آپ بروقت دیکھتے ہیں کہ ایک سڑک کو ایک چیز کے لئے بار بار توڑا جاتا ہے اور اس لئے کوئٹہ کی گندگی اور ساری تباہی کا مسئلہ یہ ہے کہ مختلف محکموں کے درمیان کوئی کو آرڈینیشن نہیں ہے کو آرڈینیشن کے لئے حکومت کی طرف سے کیا جواب ہے کیا آپ نے کبھی سوچا ہے اور اس کے مستقل حل کے لئے کوئی راستہ نکالا ہے یا نہیں۔

جناب اسپیکر نواب اسلم صاحب اس سلسلے میں کچھ فرمائیں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جی جناب اسپیکر خان صاب نے بہت اچھا نقطہ اٹھایا ہے صوبائی حکومت کی ہدایات بالکل موجود ہیں یعنی اس قسم کے منصوبے ٹیک اپ (Takeup) کرنے سے پہلے آپس میں کو آرڈینیشن کریں بالکل ہمارے ہدایات موجود ہیں جس طرح ہمارے پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ اور پرائم منسٹر انسپکشن ٹیم وہ یعنی ہمیں انشور Ensure کرتی ہے کہ ان کے درمیان کو آرڈینیشن ہو اور یہ جو واسا نے جو سیوریج لائن بچھایا ہے اس سلسلے میں محکمہ سی اینڈ ڈبلیو اور واسا میں کو آرڈینیشن تھی واسا نے جو مین ہول ہائیٹس Heights دیئے ہیں یا جو نشان انہوں نے لگائے ہیں اور ہم ہمیشہ کوشش کرتے رہے ہیں کہ ان کے درمیان کو آرڈینیشن ہو کیونکہ اگر محکمہ کے درمیان کو آرڈینیشن نہ ہو تو کام بہتر نہیں ہو سکتا یہ ہدایات بالکل موجود ہیں۔

سردار میر چاکر خان ڈومکی (ایم پی اے) آج کل روڈ تو دو دو فٹ اونچے ہیں اور گھر دو فٹ نیچے ہیں کیا واسا پانی نکالنے کے لئے ڈیوائنڈنگ سیٹ (Devidingset) مہیا کرے گا۔

جناب اسپیکر جی سردار ثناء اللہ خان صاحب۔

وزیر بلدیات میرے خیال میں یہ سوال وہ سرور خان کاکڑ صاحب سے کریں تو بہتر ہے۔

میر ہمایوں خان مری ویسے سوال ختم نہیں ہوئے ہیں چاکر خان صاحب نے بڑا اچھا سوال کیا ہے سینئر وزیر صاحب فرما رہے ہیں کہ کو آرڈینیشن سی اینڈ ڈبلیو اور واسا کے درمیان ہے' وہاں پر مین ہول پھوڑے نما چیزیں سڑک پر نکلے ہیں چیف منسٹر صاحب سریاب روڈ پر آئیں اور اس کی ٹیکنیکلیز Techincalities بتائیں میری سمجھ میں نہیں آرہا۔

وزیر خزانہ جناب اسپیکر اس سلسلے میں وضاحت کرتا ہوں کہ میر ہمایوں خان صاحب میرے بڑے بھائی ہیں میں ان کا احترام کرتا ہوں لیکن وہ خود بھی سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر رہے ہیں میرے خیال میں سرور خان صاحب سے پہلے وہ سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر رہ چکے ہیں وہ زیادہ بہتر پلاننگ کے متعلق جانتے ہیں وہ اس طرح پلاننگ کر سکتے تھے کہ آیا روڈ کو اونچا کرنے سے ان کا صحن نیچے ہوگا یا روڈ کو وہ نیچے کریں تاکہ صحن کا پانی باہر آئے وہ سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر رہ چکے ہیں اس کا وہ بہتر طور پر جواب دے سکتے ہیں میں ان سے یہ ضمنی سوال کرتا ہوں کہ وہ جواب دیں کہ جب اس کی پلاننگ ہو رہی تھی تو انہوں نے کیوں روڈ کی سطح کو اوپر نہیں کیا۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر! جب وہاں پر اس حوالے سے ڈرینج کی بات ہوئی ہم یہ چاہتے

تھے کہ جو ڈرینج سسٹم وہاں پر بنی ہوئی ہے اس کو ہم دو فٹ اوپر کریں تاکہ اس پروا سا کا جواب سامنے آتا ہے کہ اس کا لیول ہو جائے وہ دو فٹ اونچا نہیں ہے بلکہ دو انچ اور تین انچ وہاں پر روڈ لیول ' وہاں پر یہ ہے یہ گھروں کو پروٹیکشن دیتا ہے جو کہ اب سرباب پر ہے وہ تین انچ ہے اوپر ہے اب بھی آپ آجائیں جب کہ وہ تین انچ نہیں تھا وہ آدھا فٹ کے اوپر اور ایک فٹ کے قریب تھا آن دی ریکارڈ (On the Record) بھی آپ دیکھ سکتے ہیں۔

جناب اسپیکر رخصت کی درخواستیں اگر ہیں......

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) جناب اسپیکر ہمایوں صاحب سی اینڈ ڈبلیو کے وزیر بھی رہے ہیں اس روڈ کی ڈیزائن سب کچھ انہوں نے منظور کیا ہے اور پھر ان کا دوسرا قصور یہ ہے کہ وہ اپنے مکان کو تھوڑا اونچا بنا لیتے تاکہ بعد میں ان کو یہ مشکل پیش نہ آتی کیونکہ یہ ضروری ہوتا ہے کہ جب......

میر ہمایوں خان مری یہاں پر آپ ایک پوائنٹ لیں گے کہ جو متعلقہ وزیر ہیں وہ پرسنلی (Prsonally) لیتے ہیں۔

(I Think be Cuase it is lack of education and broughtup)

بات یہ ہے کہ وہاں پر بات میرے گھر کی نہیں ہو رہی ہے لوگوں کے گھروں کی بات ہو رہی ہے اگر کوئی نیرو مائنڈڈ Narrow Minded ہو اور کمپلیکس (Complex) میں مبتلا ہو جائے اس کا علاج تو میرے ساتھ موجود نہیں ہے۔

جناب اسپیکر سرور خان صاحب غیر متعلقہ.....جی حیدری صاحب

مولانا عبد الغفور حیدری (وزیر پبلک ہیلتھ انجینئرنگ) سرور خان صاحب..... یہ مترشح ہوتا ہے کہ جو مکانات بنے ہوئے ہیں ان کو بھی از سر نو اونچا بنایا جائے۔

محمد حسن شاہ **رخصت کی درخواستیں**

سکریٹری اسمبلی میر عبد المجید بزنجو صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت کرنے سے قاصر ہیں لہذا انکے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی جناب جانس اشرف نے درخواست دی ہے کہ وہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی آحاجی نور محمد صراف نے اطلاع دی ہے کہ ذاتی مصروفیات کی بناء پر کوئٹہ سے باہر ہیں اور آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی جناب شہزاد جام علی اکبر نے اطلاع دی ہے کہ وہ سرکاری کام کے سلسلے میں حب HUB میں مصروف ہیں اور اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کے حق میں ۳۰ جولائی تا ۶ اگست تک کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سکریٹری اسمبلی مولوی عصمت اللہ صاحب نے درخواست دی ہے کہ وہ سرکاری مصروفیات کے باعث آج کے اسمبلی اجلاس میں شرکت نہیں کرسکتے لہٰذا ان کے حق میں آج کی رخصت منظور کی جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا رخصت منظور کی جائے۔

(رخصت منظور کی گئی)

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) جناب اسپیکر رولز کے تحت کوئی ممبر کتنا عرصہ کتنے سیشن اسمبلی اجلاس سے غیر حاضر رہے تو اس کی سیٹ ختم ہو جائے گی؟۔

جناب اسپیکر آپ کس کے بارے میں پوچھ رہے ہیں۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر بلدیات) میں صرف وضاحت چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر جناب آپ کوئی تحریک پیش کریں کسی ممبر کے بارے میں تو اس کے بعد ہم کولیکٹ Collect کریں گے کہ کتنی غیر حاضری کی ہے۔

تحریک استحقاق

جناب اسپیکر ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ صاحب نے تحریک استحقاق کا نوٹس دیا ہے جو اسمبلی سے متعلق ہے۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر یہ مشترکہ تحریک استحقاق ہے جو ڈاکٹر عبدالمالک ارجن داس بگٹی اور میری ہے اور اپ نے صرف ڈاکٹر عبدالمالک کا نام لیا ہے۔

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ جناب اسپیکر جو تحریک ہم نے پیش کی ہے اس کی کاپی آپ ہمیں دیں تاکہ میں اس کو پیش کروں پھر بعد میں اس پر بحث ہوگی۔

جناب اسپیکر کیا آپ کو کاپی نہیں ملی؟

ڈاکٹر عبدالمالک بلوچ نہیں جی۔

جناب اسپیکر پھر اس طرح کرتے ہیں کہ اس کو بعد میں لے لیتے ہیں جب تک اس کی کاپیاں ہو جائیں چونکہ یہ ابھی آیا ہے۔

جناب اسپیکر میر ظہور حسین خان کھوسہ تحریک استحقاق نمبر ۲ پیش کریں۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر میری تحریک استحقاق کا تعلق براہ راست چیف منسٹر صاحب سے ہے چونکہ اس وقت وزیر اعلیٰ صاحب ایوان میں موجود نہیں اگر آپ اس کو ڈیفر کریں کسی اور دن کے لئے جب وزیر اعلیٰ صاحب ایوان میں تشریف لائیں گے۔

جناب اسپیکر ظہور حسین خان کھوسہ صاحب آپ کی ایک تحریک التواء بھی ہے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر اگر تحریک التواء کو ڈیفر کریں تو بہتر ہوگا

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ جناب اسپیکر رولز کے تحت التواء کو ڈیفر نہیں کر سکتے۔

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر پہلے بھی آپ نے مسٹر کچکول علی کی تحریک التواء کو ڈیفر کیا تھا۔

میر ہمایوں خان مری جناب اسپیکر ویسے اس کی ٹیکنیکلی ویو Tachnically View دیکھا جائے کیون کہ اس کا تعلق براہ راست چیف منسٹر صاحب سے ہے اور مجھے یاد پڑھتا ہے بلڈوزر گھنٹوں کے بارے میں فلور پر کمٹمنٹ (Commitment) ہوئی تھی کہ بلڈوزر گھنٹے سب کو دیئے جائیں گے۔

جناب اسپیکر اگر آپ اس بات پر بحث کرنا چاہتے ہیں تو اس کو ابھی لیا جائے گا اگر ڈیفر کرتے ہیں تو ......

میر ظہور حسین خان کھوسہ جناب اسپیکر ہم اس وقت اس پر بحث نہیں کرنا چاہتے۔

جناب اسپیکر استحقاق وزیر اعلی صاحب کے آنے تک اور تحریک التواء جب وہ آجائیں تو آپ فریش تحریک پیش کریں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر مواصلات و تعمیرات) پوائنٹ آف آرڈر جناب اسپیکر

جناب اسپیکر جی

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب اسپیکر پہلے کسی تحریک التواء کی ایڈمسبلٹی (Admissibitly) کے بارے میں فیصلہ کیا جاتا ہے پھر اس کے بعد اسپیکر اگر سمجھتا ہے کہ تحریک ایڈمبل (Admissibilty) ہے تو پھر اس کو ڈیفر کیا جاسکتا ہے جب اس ایڈمبلٹی (Admissibilty) کے بارے میں فیصلہ نہیں ہوا ہے تو وہ ڈیفر نہیں کیا جاسکتا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر آپ نے تحریک استحقاق اور تحریک التواء پر اپنا فیصلہ دے دیا فیصلہ دینے کے بعد میں سمجھتا ہوں کہ رولز اور ضابطے کی خلاف ہے۔ سرور خان صاحب تقریر کر رہے ہیں۔

جناب اسپیکر ارجن داس صاحب آپ درست فرما رہے ہیں۔

میر محمد اسلم بزنجو (وزیر) جناب اسپیکر سرور خان اور ظہور حسین خان صاحب دونوں سابقہ اسپیکر رہے ہیں میں سمجھتا ہوں کہ دونوں کو بحث کرنے دیں۔

جنابا سپیکر میں اس سلسلے میں وضاحت کروں کہ تحریک استحقاق پر جب محرک بولنا نہیں چاہتے تو اس کی ایڈمبلٹی (Admissibilty) اپنی جگہ پر......

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) جناب میں کوئی بولنا نہیں چاہتا تو تحریک التواء کیوں پیش کی۔

میر باز محمد خان کھیتران جناب اسپیکر اس پر جب آپ نے رولنگ دے دی کہ فریش نوٹ کے ساتھ دوبارہ تحریک پیش کریں تحریک التواء ڈیفر تو آپ نے نہیں کی۔

جناب اسپیکر دوسری تحریک التواء کچکول علی صاحب کی ہے اس کو حکومت کے موقف کے لئے آج کے دن رکھا گیا ہے تو نواب اسلم صاحب آپ اس سلسلے میں کیا فرمائیں گے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر اس میں جو ڈیشل انکوائری ہو رہی ہے اور میں اپنی سطح پر کوشش کر رہا ہوں کیونکہ یہ میرے قبیلے کا آدمی تھا اس سانحے سے مجھے بہت صدمہ ہوا ہے مسئلہ عدالت کے زیر سماعت ہے اس لئے کوئی بھی مسئلہ عدالت کے زیر سماعت ہو اس کو اسمبلی فلور پر ڈس کس (Discuss) نہیں کیا جاسکتا' حکومتی سطح پر اس (Case) کی انکوائری ہو رہی ہے انشاء اللہ جلد نتائج ہمارے سامنے آئیں گے۔

ڈاکٹر عبدالمالک (پوائنٹ آف آرڈر) نواب صاحب اس بات کی وضاحت کریں کہ اس کی انکوائری کس کی سربراہی میں ہو رہی ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ہو رہی ہے۔

سردار ثناء اللہ خان زہری (وزیر) جس پولیس والے نے اس کو مارا ہے اس کو گرفتار کیا ہے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) اب تک ہم کچھ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ اس واقعے میں کس کا ہاتھ ہے اور کس کے ہاتھ سے یہ واقعہ سرزد ہوا ہے۔

مسٹر کچکول علی جناب میں تو یہ کہتا ہوں کہ جب بھی کوئی جرم ہوگا تو قانون اور ضابطہ یہ کہتا ہے کہ اس کے خلاف ایف' آئی آر کاٹ دیا جائے اور اس کو گرفتار کیا جائے کب بری ہوگا یا مجرم ہوگا لیکن جب سرکار کے آدمی ہوں گے تو ان کے کام اوپر سے شروع ہوں گے اگر کوئی غریب و شریف آدمی کسی جرم کے قریب گزرے اس کو گرفتار کیا جاتا ہے کہ کیا واقعہ ہوا آپ ادھر سے گزرے لہٰذا آپ کو گرفتار کیا گیا جو ہماری نواب صاحب نے فرمایا کہ انکوائری ہو رہی ہے۔

مسٹر جعفر خان مندوخیل (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) یہ پتا کرنا چاہتے ہیں کہ یہ عورت ہے یا مرد ہوگی یا ہوگا؟

مسٹر کچکول علی بھئی میں ہندوستانی نہیں ہوں اور آپ کو Impeet بتا رہا ہوں کہ آپ کی نااہلی کی وجہ سے لوگوں کو کیا کیا کرنا پڑتا ہے بس یہاں چھوٹے موٹے باتوں میں آپ نے جوک Joke بنادیا ہے اور اگر اس کو انکوائری کے حوالے کیا گیا ہے تو میں کہتا ہوں کہ اس کو کسی جج کے پاس بھیج دینا چاہیے 'اے ڈی سی کی کیا حیثیت ہے' کم از کم ایک سیشن جج کے پاس بھیج دینا چاہیئے

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب میرے خیال میں کچکول علی صاحب پولیٹکلی Politicaly اس کو کیش Cash کرنا چاہتے ہیں میں معزز رکن کو یہ بتانا چاہتا ہوں

کہ وہ میرے قبیلے کا فرد تھا مجھ سے بہت قریب تھا اور جتنا مجھے صدمہ ہوا اور کسی کو نہیں۔

مسٹر کچکول علی میں تو کہتا ہوں کہ یہاں اتنے قتل ہو رہے ہیں اتنے جرائم ہو رہے ہیں ان کے لئے کچھ کرلیں اور میں کہتا ہوں کہ جب ایک آدمی جرم کرے گا عام آدمی کو آپ گرفتار کریں گے جب سرکار کا آدمی ہو گا تو کہتا ہے انکوائری شروع ہے آپ اس کو گرفتار کرلیں تب انکوائری کرلینا اگر آپ لوگوں نے کوئی رول بنادیا ہے بل پیش کی ہے تو ہمیں بتادیں تاکہ اس کے مطابق ہو جائے۔

جناب اسپیکر چونکہ اس سلسلے میں انکوائری ہو رہی ہے اور کیس جو ہے نواب اسلم رئیسانی کے کہنے کے مطابق Subjudice ہے لہٰذا اس تحریک کو خلاف ضابطہ قرار دیتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک جناب اسپیکر صاحب ذرا ایک چیز کی یہاں وضاحت کرتا ہوں کہ مسئلہ یہاں ہر چیز کے پیچھے ایک پولیٹکس Politics ہوتی ہے لیکن یہ جو پولیٹکس ہم لوگ کر رہے ہیں وہ یقیناً "مثبت عمل کے لئے میں یہاں سجیشن اسلم صاحب کو دوں گا بجائے اے ڈی سی کی سربراہی جج کے حوالے سے کمیشن بنا کے اس کی سربراہی میں انکوائری کریں چونکہ آج تک جو ہے نہ آئے ڈی سی یا اے سی لیول کی انکوائری کی کوئی مثبت ریزلٹ ہمارے سامنے نہیں ہے ہم ڈیمانڈ کر رہے ہیں کہ یہاں پر سیشن جج ہے سوال جج ہے ان کی سربراہی میں انکوائری کمیٹی تشکیل دیں بے شک اس میں اے۔ سی ہو اے ڈی سی ہو لیکن سربراہی جج کی ہو۔

سردار ثناء اللہ زہری (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب جیسا کہ ڈاکٹر مالک صاحب نے رائے دی ہے میں اس کی حمایت کروں گا کسی جج سے یا سول جج سے اس کی انکوائری کرائی جائے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں گورنمنٹ آف بلوچستان سے یہ ریکویسٹ کروں گا کہ جب تک انکوائری کمپلیٹ Complete نہیں ہوتی ہے تو اس آدمی کو گرفتار کیا جائے جس نے اس کے اوپر فائر کیا ہے اب وہ پولیس والا کہتا ہے کہ مجھے اے۔ ایس۔ آئی نے کہا ہے اور اے۔ ایس۔ آئی کہتا ہے کہ مجھے ایس ایچ او نے کہا ہے ایس ایچ او کہتا ہے مجھے کچھ معلوم نہیں ہے جس آدمی نے اس کو قتل کیا ہے اس کو تو گرفتار کیا جائے۔

جناب اسپیکر یہ تو گورنمنٹ کا فنکشن ہے اور گورنمنٹ کو گرفتار کرنا چاہیے آپ گورنمنٹ کے Behalf پر بول رہے ہیں اور اس وقت جو صورت حال ہے تو ان کی ایک سجیشن Sggestion ہے کہ اس کو جج کے ذریعے سیشن جج کے ذریعے اس کی انکوائری کرائی جائے سردار ثناء اللہ خان صاحب اس سلسلے میں آپ کا کیا موقف ہے کہ سیشن جج کے ذریعے اس کی انکوائری کرائی جائے۔

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) میں اتفاق کرتا ہوں اور ویسے تو ہم نے ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر کو مقرر کیا تھا کہ وہ انکوائری کرے لیکن سیشن جج کی سربراہی میں ہم پھر انکوائری کراتے ہیں اے۔ڈی۔ سی ان کی معاونت کے لئے ان کے ساتھ رہیں۔

جناب اسپیکر تحریک التواء نمبر(۶) جناب ظہور حسین کھوسہ صاحب۔

مسٹر ظہور حسین کھوسہ جناب اسپیکر!

میں درج ذیل فوری اہمیت عامہ کے حامل مسئلہ پر تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعے جس میں درگی تا دولت گھاڑی فارم ٹو مارکیٹ روڈ ضلع جعفر آباد پر ایک بڑے زمیندار نے روڈ کے بغل میں غیر قانونی واٹر کورس محکمہ بی اینڈ آر کی ملی بھگت سے بنایا ہے جو کہ بلیک ٹاپ سے تقریباً" دو فٹ سے لے کر آٹھ فٹ کے فاصلہ پر ہے جس کی وجہ سے ایکسیڈنٹ کا بھی خطرہ ہے اور روڈ ٹوٹنے کا بھی امکان ہے اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر تحریک التواء جو پیش کی گئی یہ ہے کہ۔

میں درج ذیل فوری اہمیت عامہ کے حامل مسئلہ پر تحریک التواء کا نوٹس دیتا ہوں مسئلہ یہ ہے کہ حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعے جس میں درگی تا دولت گھاڑی فارم ٹو مارکیٹ روڈ ضلع جعفر آباد پر ایک بڑے زمیندار نے روڈ کے بغل میں غیر قانونی واٹر کورس محکمہ بی اینڈ آر کی ملی بھگت سے بنایا ہے جو کہ بلیک ٹاپ سے تقریباً" دو فٹ سے لے کر آٹھ فٹ کے فاصلہ پر ہے جس کی وجہ سے ایکسیڈنٹ کا بھی خطرہ ہے اور روڈ ٹوٹنے کا بھی امکان ہے اس لئے اسمبلی کی کارروائی روک کر اس اہم مسئلہ پر بحث کی جائے۔

جناب اسپیکر جناب ظہور حسین صاحب اس کو آپ تحریک التواء کیسے کہیں گے۔

مسٹر ظہور حسین کھوسہ جناب اسپیکر صاحب یہ ایک اہم واقعہ ہیں جو حال ہی میں واقع پذیر ہوا ہے روڈ کا کام شروع کرتے ہوئے تقریباً" دو سال ہو گئے جو کہ ابھی تک مکمل نہیں ہوا ہے' ایک زمیندار نے وہاں پر ابھی کوئی پندرہ روز ہوئے ہیں ایک واٹر کورس روڈ کے بغل میں جب کہ اس کا معاوضہ زمینداروں کو مل چکا ہے روڈ بنانے کے لئے جو زمین لی گئی ہے سرکار نے لی ہے کیونکہ یہ ایک فوری اہمیت کا حامل معاملہ ہے ایک تو روڈ کو بھی نقصان ہو رہا ہے اس کے علاوہ ایکسیڈنٹ کا بھی خطرہ ہے میں نے خود جا کر دیکھا ہے بلیک ٹاپ سے تقریباً" دو فٹ فاصلے پر واٹر کورس بنا ہوا ہے جب بھی کوئی ٹرک اوور ٹیک کرے گا یا کراس کرے گا آمنے سامنے تو کوئی نہ

کوئی گاڑی وہاں اس واٹر کورس میں گر جائے گی جب کہ زمیندار کو اس کا معاوضہ بھی مل چکا ہے تو میں یہی عرض کروں گا کیونکہ یہ فوری نوعیت کا حامل واقعہ ہے اور بڑا خطرناک معاملہ ہے اس لئے اس منظور کیا جائے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ (وزیر) یہ زمیندار کا نام کیا ہے اس کا نام بھی ہوگا۔

مسٹر ظہور حسین کھوسہ وہ آپ کی حکومت کو چاہتے ہیں۔(مداخلت) **جناب اسپیکر** آپس میں بولنے کی بجائے......

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب اسپیکر صاحب یہ تحریک التواء جو ہے یہ ایڈمشبل نہیں ہے اسکی وجہ یہ ہے کہ ۲۷ تاریخ کو جب اجلاس ہوا تھا۔

ڈاکٹر عبدالمالک (پوائنٹ آف آرڈر) سرور خان صاحب کون ہوتا ہے کہ جو رولنگ دے رہا ہے۔ آپ اس کو اس پر بولنے دیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ آپ بے شک ان کو جتنا بھی انجکشن لگاؤ لیکن بات یہ ہے کہ جہاں تک اس کا تعلق ہے یہ اسمبلی کے رولز قاعدے کے مطابق نہیں ہے میں آپ کو بتادوں یہ حال ہی میں وقوع پذیر معاملہ نہیں ہے کیونکہ ۲۷ تاریخ کو اجلاس ہوا تھا۔

مسٹر ارجن داس بگٹی (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر' اسپیکر آپ ہیں سرور خان صاحب تو اسپیکر نہیں ہے جیسے ڈاکٹر مالک آنریبل یہ فرما چکے ہیں کہ وہ کون ہوتے ہیں جو ہر بات کی رولنگ دیتے ہیں پوائنٹ آف آرڈر از مائی رائٹ(Point of Order isMay Right)جناب اسپیکر صاحب گزارش یہ ہے کہ آنریبل ممبر جناب میر ظہور حسین کھوسہ صاحب اجلاس کے پہلے دن وہ نہیں آسکے لہذا یہ ان کا رائٹ (Right)بنتا ہے کہ تحریک اب یہ پیش کریں۔

جناب اسپیکر ارجن واس صاحب اس کا فیصلہ ہونا باقی ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب میں یہ عرض کروں گا جناب خان صاحب محترم سے جناب سرور خان کاکڑ سی اینڈ ڈبلیو وزیر مواصلات و تعمیرات سے میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ اس تحریک التواء سے کیوں گھبرا رہے ہیں وجہ کیا ہے(مداخلت)

جناب اسپیکر یہ جڑی بوٹی کا مسئلہ نہیں ہے یہ عوام کے مفاد عامہ کا مسئلہ ہے بلوچستان کا

جناب اسپیکر ارجن داس صاحب سرور خان صاحب کا کیا کہنا چاہتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ جناب اسپیکر صاحب میں اس کی Admissibilty کے بارے میں کہنا چاہتا ہوں۔

جناب اسپیکر سرور خان صاحب میری بات سنئے

ملک محمد سرور خان کاکڑ یہ حال ہی میں کوئی وقوع پذیر معاملہ نہیں ہے اس سے پہلے ۲۷ تاریخ کو اجلاس ہوا تھا۔

جناب اسپیکر یہ تو ثابت کریں گے کہ وقوع پذیر ہے یا نہیں۔(مداخلت)

ملک محمد سرور خان کاکڑ اب دو دن کے اندر یہ نالہ جو چار پانچ کلو میٹر ہے ایک ہی دن میں تو بنا ہے اور دوسری بات یہ ہے کہ میں اپنے جناب کھوسہ صاحب کی اطلاع کے لئے کہ ہم نے ڈپٹی کمشنر سے پہلے اس معاملے کو ٹیک اپ Take Up کیا ہے ان سے کہا ہے کہ جو کورس Course ہے اس کو ہٹایا جائے اور زمیندار کو سمجھایا جائے کہ کورس Course نہ بنایا جائے ہم نے آل ریڈی اس کو لکھا ہے کہ اس کو بند کیا جائے (مداخلت)

مسٹر ظہور حسین کھوسہ ایک طرف سے تو فیٹ کر رہا ہے ملک صاحب اس طرف سے مخالفت بھی کر رہا ہے(مداخلت)

جناب اسپیکر ظہور صاحب میں تھوڑی سی کلیرفیکشن Clarifica Tion سرور خان صاحب اس سلسلے میں ان کا یہ کہنا ہے کہ یہ روڈ کل زمین میں یہ واٹر کورس Water Course بنایا جارہا ہے یہ خود اپنی آرگومنٹ (Argument) دیں گے ان کی یہ تحریک التواء مینٹین ایبل Maintainable ہے یا نہیں اب اس کے بغیر کوئی بات بغیر بحث و تمحیص کے کوئی بات بن سکتی ہے یا واٹر کورس Water Course اگر آپ کہتے ہیں جس طرح آپ فرماتے ہیں ڈپٹی کمشنر کو آپ نے لکھا ہے اگر آپ یہ بند کرائیں کیا ان کی حق رسی ہوگی کیا کہنا چاہتے ہیں اس سلسلے میں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ آل ریڈی ہم لوگوں نے ڈپٹی کمشنر(مداخلت)

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر تین تین منسٹر ایک ہی ٹائم کھڑے ہوئے ہیں تین تین وزراء کرام

نواب محمد اسلم رئیسانی (وزیر خزانہ) جناب اسپیکر جس طرح وزیر موصوف نے کھوسہ صاحب

سے پوچھا کہ اس بڑے زمیندار کا نام کیا ہے اگر وہ نام بتانے سے قاصر ہیں تو میں سمجھوں گا کیونکہ آج کل اخبارات میں جنات کی باتیں بہت ہو رہی ہیں یہ کوئی جن ہوگا میرے خیال میں۔

مسٹر ارجن داس بگٹی یہ کس قبیلے کے جن ہیں؟

مسٹر ظہور حسین کھوسہ اس طرف سے ملک صاحب کہتے ہیں کہ میں نے ڈی سی صاحب کو کہہ دیا ہے کہ انکوائری کریں آج تین روز ہوگئے ہیں اس کو تحریک التواء پیش کرتے ہوئے 'ادھر سے اس کو نہیں مان رہے ہیں تو اسلسلے میں یہ بھی عرض کروں گا کہ ۲۷ تاریخ کو میں نے رخصت کی درخواست دی تھی کیونکہ میں بیمار تھا چونکہ آج ہی میں یہاں پر آیا ہوں تو میں نے آج ہی اس کو پیش کیا ۲۶ تاریخ کو اس لحاظ سے میری تحریک کو منظور فرمایا جائے بحث کے لئے۔

جناب اسپیکر سرور خان صاحب وزیر سی اینڈ ڈبلیو آپ اس سلسلے میں کیا کارروائی کرنا چاہتے ہیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اول تو ظہور کھوسہ صاحب اس بڑے زمیندار کا نام لینے سے کیوں شرماتے ہیں دوسری بات یہ ہے۔

جناب اسپیکر آپ کو پتا ہے اگر وہ نہ بتائیں تو آپ ہی بتائیں۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ہم نے بتادیا ہے کہ ڈپٹی کمشنر کو لکھ کردے دیا ہے انہوں نے ہمیں اطلاع بھی دے دی ہے ہم نے اسٹنٹ کمشنر کو کہہ دیا ہے کہ وہ اس واٹر کورس کو ہٹادیں اسے یہاں سے بند کردیا جائے۔

جناب اسپیکر یعنی آپ اس واٹر کورس کو نہیں بننے دیں گے۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ نہیں ہم نہیں بننے دیں گے ہماری زمینداری بھی نہیں ہے یہ ڈپٹی کمشنر کا کام ہے پوائنٹ آف آرڈر پوزیشن کی بات ہمارے ایم پی اے صاحب جب اس کا نام نہیں لے سکتے تو پھر ہمارا ایک ایکسین یا اوورسیر اس کورس کو کس طرح بند کر سکتا ہے ہم نے ڈپٹی کمشنر کے ذریعے اطلاع بھجوادی ہے ڈپٹی کمشنر نے ہمیں لکھ کردے دیا ہے کہ ہم اس پر ضرور عمل کریں گے۔

مسٹر عبدالقہار خان منسٹر صاحب یہ بتاسکتے ہیں کہ اس زمیندار کا نام کیا ہے منسٹر تو بتاسکتے ہیں یا منسٹر سے بھی سپر طاقت ہے؟

ملک محمد سرور خان کاکڑ زمیندار کا نام عبدالستار کھوسہ ہے۔ ظہور صاحب اس سے ہچکچا رہے ہیں۔

مسٹر ظہور حسین کھوسہ جب کہ آپ کو معلوم بھی ہے آپ کیوں چھپا رہے ہیں اس کو۔

ملک محمد سرور خان کاکڑ ارجن داس بگٹی سے کچھ جڑی بوٹی لے لو تاکہ آپ (مداخلت)

مسٹر ارجن داس بگٹی جناب اسپیکر صاحب پھر دو (Atatime) اکٹھے ہوئے ہیں جناب مولوی امیر زمان صاحب جناب سرور خان کاکڑ صاحب (شور)

مسٹر ارجن داس بگٹی پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر! نواب آنریبل ہمارے سینئر منسٹر ہیں جناب اسلم رئیسانی صاحب انہوں نے ایک انکشاف کیا ہے جنوں کی بات ہے وزیر اطلاعات سے پوچھ سکتے ہیں کہ ان کی اطلاع کیا ہے کس قبیلے کے جن ہیں یہ کیونکہ کوئٹہ بھی آ رہا ہے بقول آج ایک منسٹر کے کہ وہ کوئٹہ تشریف لا رہے ہیں۔ (مداخلت)

مولوی امیر زمان (وزیر) وہ جن اس وقت قلات میں ہے تو اس سے معلوم یہ ہوتا ہے کہ وہ اقلیت سے تعلق رکھتا ہے۔

مسٹر ارجن داس بگٹی ماشاء اللہ یہ تو وزیر اطلاعات ہیں یہ تو بڑی اچھی بات ہوئی ماشاء اللہ یہ بڑی پاورفل بات ہے۔

جناب اسپیکر ارجن داس صاحب، مسئلے کو آگے چلاتے ہیں کیونکہ اس سلسلے میں سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر صاحب کارروائی کر رہے ہیں قواعد کے مطابق آپ کی یہ تحریک التواء نہیں بنتی تو اس سلسلے میں سی اینڈ ڈبلیو کے منسٹر صاحب سے میں یہ کہوں گا کہ ڈپٹی کمشنر صاحب اور کمشنر صاحب جس طرح انہوں نے کہا ہے واٹر کورس بند کرنے کو کہا ہے تو اس سلسلے میں وہ اپنی کارروائی کریں کیونکہ یہ تحریک التواء نہیں بنتی اس لئے اس کو خلاف ضابطہ قرار دیا جاتا ہے

میر ظہور حسین کھوسہ یہ یقین دھانی کرائیں کہ وہ واٹر کورس بند کر دیں گے اگر وہ واقعی غلط ہوا اگر انہوں نے بند نہیں کرایا اگر اس میں ایکسیڈنٹ ہوا یا روڈ Damage ہوا تو اس کا ذمہ دار کون ہوگا؟

جناب اسپیکر ابھی قانونی جو بھی ایمیلٹی ہے وہ آپ (Avail) کریں تحریک التواء اس کے زمرے میں نہیں آتا یہ ایک تحریک استحقاق (مداخلت)

میرباز خان کھیتران سندھ کے بارے میں ایک تحریک التوا میری تھی (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک میں نے ایک تحریک التوا پیش کی تھی سندھ کے بارے میں

جناب اسپیکر ڈاکٹر مالک صاحب میرباز صاحب آپ ان کو پہلے بولنے دیں

ڈاکٹر عبدالمالک اسپیکر صاحب میں نے ایک تحریک التوا پیش کی تھی کہ سندھ میں وسیع پیمانے پر پیپلز پارٹی کے کارکنوں اور ان کے رشتہ داروں کی گرفتاری جاری ہے اور آج کے اخباروں میں یہ Impression ملا ہے کہ اب تک وہاں سینکڑوں کے حساب سے کارکن اور ان کے رشتہ دار گرفتار ہوئے ہیں ہم سمجھتے ہیں کہ یہ جمہوریت اور جمہوری رویوں کے خلاف ہے یہ اہم مسئلہ ہے آپ اس پر بحث کریں اسمبلی کی باقی کارروائی روک کر اس پر بحث کریں پتہ نہیں کہ اس تحریک التواء کو آپ نے۔

جناب اسپیکر سیکریٹری صاحب ان تحریک التوا پر کیا آرڈر ہوئے ہیں۔

میرباز محمد کھیتران اس طرح کی میری تحریک التوا تھی پتہ نہیں کہ آپ نے اس پر کیا ایکشن لیا ہے کہ آج کے اخبار کے حوالے سے سندھ کے جو اطلاعات آئے ہیں۔

Secretry assembly

Motion recived at 10.05 A.M and not within time limithence can not entertainded.

ڈاکٹر عبدالمالک نہیں جی اجلاس گیارہ بجے شروع ہوا (مداخلت) یہ جو دس بجے تھا آپ نے خود لکھا تھا ساڑھے دس بجے ہوئی لیکن آپ کا اجلاس گیارہ بج کر دس منٹ کر شروع ہوا آپ یہ At a time کرنا چاہیے۔

جناب اسپیکر جی دوسرے پر میرباز صاحب کے (مداخلت)

ڈاکٹر عبدالمالک نہ اس پر کیا رولنگ ہے؟

میرباز محمد کھیتران دونوں پر ایک ہی فیصلہ دینا ہوگا۔

Secretry assembly

Motion recived not with in time hance not allowed today

جناب اسپیکر نیکسٹ ورکنگ Next working پر آپ بے شک اس کا نوٹس دے سکتے ہیں۔

ڈاکٹر عبدالمالک نہیں جی اگر آپ اس کو ایڈمٹ نہیں کرتے ہیں اور اس پر بحث کرنے کے لیے نہیں چھوڑتے ہیں بے شک ایڈمیٹ نہیں کریں بحث کے لیے ہمیں چھوڑدیں ورنہ پھر احتجاجاً" ہم واک آوٹ کرتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر عبدالمالک نے واک آوٹ کیا ساتھ ہی دیگر اپوزیشن ممبرز نے بھی واک آوٹ کیا)

جناب اسپیکر ویسے بھی کارروائی آخری لمحات پر ہے۔(مداخلت)

مولانا عبدالغفور حیدری (وزیر) (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر چونکہ یہ تحریک التواایک ایسے مسئلے کے متعلق دی گئی ہے یعنی خصوصاً" سندھ کے حالات سے متعلق ہے لہٰذا اس کو بحث کے لیے منظور کیا جائے تاکہ صحیح معنوں میں اس صورت حال کا جائزہ لیا جائے (مداخلت)

سردار ثناء اللہ زھری (وزیر) جناب اسپیکر یہ بھی کیا پیپلز پارٹی کے مسئلے پر واک آوٹ کرگئے۔ جے ڈبلیو ڈی والے یا کسی اور مسئلے پر؟

جناب اسپیکر واک آوٹ نہیں وہ میرے خیال میں کارروائی ختم ہوتے ہوئے دیکھ رہے ہیں (مداخلت)

میرباز محمد کھیتران نہیں سر کارروائی کی بات نہیں۔

جناب اسپیکر آپ اس کا فریش نوٹس دے دیں۔

سردار ثناء اللہ زھری (وزیر) میرباز خان آپ بھی واک آوٹ کررہے ہیں کیا؟

میرباز محمد کھیتران ہم واک آوٹ نہیں کررہے ہیں۔

جناب اسپیکر میرباز صاحب چونکہ آپ within Time نہیں تھے ساڑھے دس بجے آپ نے پریزنٹ Present کیا رولز کے تحت آپ کا تحریک التوا آج کے لیے نہیں آسکتا تھا اسی طرح ڈاکٹر عبدالمالک نے دس بج کر پانچ منٹ پر پیش کیا اس لیے نہیں آتا لہٰذا آپ نیکسٹ ورکنگ ڈے Next working day میں آپ اپنی تحریک لائیں اور اس پر آپ بے شک (مداخلت)

میرباز محمد کھیتران سر میں تھوڑی سی اگر Inter Up کروں کیونکہ ہم کولوشن پارٹنر partion Coalition ہے آپس میں میں نے یہ تحریک التوا اس لیے پیش کیا سر اس میں تھوڑی ٹائم کی گنجائش اگر ٹائم نہیں بھی تھا تو اس میں ہمارے سارے ساتھی تقریباً" جتنے بھی موجود ہیں ایگری کریں گے آپ مہربانی کرکے اس پر

انگری کریں تاکہ اس پرابلم پر ڈسکشن ہو جائے۔

جناب اسپیکر آپ بے شک بولیے مگر رولز کے تحت آپ کی کارروائی آجائے آپ بسرو چشم بولیے لیکن جب تک قاعدے کے مطابق آپ کی کارروائی نہیں ہوئی (مداخلت)

میرباز محمد کھیتران تو قاعدے کے مطابق اگر دوسرے سیشن میں آپ اس کو پرایئرٹی Priorty پر رکھتے ہیں تو اس وقت تک میں ڈیفر کرنے کے لیے اگر دوسرے سیشن میں پرایئرٹی Priorty کل پرسوں جس پر ہوتا ہے کیونکہ معاملہ بہت امپارٹنٹ Important ہے اس پر ڈسکشن Discussion ہو جانی چاہیے۔ ہم اس پر اس ہاؤس میں ایسا سچویشن Sitution Create کریٹ نہیں کرنا چاہتے ہیں۔

جناب اسپیکر ہم ایسا چاہتے ہیں کہ میرباز کھیتران صاحب ایک پرچی لکھ کر دے دیں کہ تحریک التوا Within Time ودھ ان ٹائم نہیں تھی لہٰذا میں اس کا فریش نوٹس دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ اگلا دن ہو گا اس دن کے لیے اس کو فکس کیا جائے۔

میرباز محمد کھیتران جناب اسپیکر پھر آپ اس میں کمنٹ کرتے ہیں تو اس میں آپ کی کمٹمنٹ Commitment یہ ہے کہ آپ اس پرائرٹی پر رکھتے ہیں ورنہ اگر آپ کمٹ Commitment نہیں کریں گے تو ظاہر ہے پھر میں بھی واک آؤٹ کرتا ہوں اگر آپ اجازت نہیں دیتے ہیں تو میں بھی چلا جاتا ہوں۔

میر جان محمد خان جمالی (وزیر) جناب اسپیکر بالکل اگر یہ ٹیکنیکل گراؤنڈز پر ہے تو آپ اس کی اجازت دے دیں۔

جناب اسپیکر ہم نے کبھی نہیں کہا اور نہ میں یہ کہتا ہوں کہ آپ یہ پیش نہیں کر سکتے۔ ہم نے کبھی منع نہیں کیا اور نہ ہی ہم منع کرتے ہیں (مداخلتیں)

میرباز محمد کھیتران جان محمد پھر اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ بھی ہمیں سپورٹ کرتے ہیں اگر آپ مجھے سپورٹ کر رہے ہیں تو پھر مہربانی فرما کر۔

جناب اسپیکر جی Next working day نیکسٹ ورکنگ ڈے پر بے شک نوٹس دے دیں تو نیکسٹ ورکنگ ڈے Next working day پر پہلی تحریک التواء آپ کی ہو گی۔

میرباز محمد کھیتران اتنے تک ڈیفر ہے؟

جناب اسپیکر ڈیفر ہے۔

میرجان محمد خان جمالی جناب اسپیکر گزارش یہ ہے کہ ہم سب جمہوریت کے پاسدار ہیں اور جمہوری طریقہ سے آئے ہیں آپ کا شکریہ آپ نے اجازت دے دی تھینک یو ویری مچ۔

میرباز محمد کھیتران تھینک یو ویری مچ سر۔

جناب اسپیکر معزز رکن نے یہ تحریک پیش کی ہے کہ چونکہ متعلقہ رکن موجود نہیں ہیں ویسے بھی ہونا یہی چاہیے کہ معزز اراکین وقت پر اجلاس میں آیا کریں اور میں یہ گزارش بھی کروں گا جیسے کہ میں پہلے بھی عرض کرچکا ہوں اور ابھی ابھی عرض کرتا ہوں کہ آپ حضرات ٹائم پر آیا کریں۔

مسٹر عبدالقہار خان (پوائنٹ آف آرڈر) جناب اسپیکر صاحب یہ رولنگ آپ نے پہلے بھی سوالوں کے بارے میں دی ہے آج پھر ایک دفعہ رولنگ دے دیں منسٹر صاحبان کو کہہ دیں کیونکہ ابھی ایک کاغذ کاٹ کر ہمیں جواب ملا ہے اور ہمیں فریش جواب آج دیا گیا ہے مہربانی کرکے منسٹر صاحبان کو رولنگ دے دیں کہ سوال کے جواب چار پانچ دن پہلے دیا کریں۔

جناب اسپیکر جب اس کا مرحلہ آئے گا تو انشاء اللہ رولنگ دے دی جائے گی۔

قرارداد

جناب اسپیکر اب میرباز خان محمد کھیتران صاحب اپنی قرارداد نمبر ۷ ایوان میں پیش کریں۔

میرباز محمد کھیتران جناب اسپیکر میں یہ قرارداد پیش کرتا ہوں کہ

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چند ماہ قبل عوام کے دیرینہ مطالبہ پر حکومت بلوچستان نے چند نئے اضلاع تشکیل دیے ہیں جس میں ضلع بارکھان بھی شامل ہے جس کا سرکاری طور پر نوٹیفیکشن بھی جاری ہوچکا ہے چونکہ ضلع بارکھان کا صدر مقام رکھنی میں قائم کیا گیا ہے جس پر کافی اخراجات بھی خرچ ہوچکے ہیں۔ لیکن عنقریب ضلعی صدر مقام کو بارکھان لے جانے کا نوٹیفیکشن جاری کیا جارہا ہے جس کی بناء پر عوام مشکلات کا شکار ہوجائیں گے۔ لہٰذا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز تبدیل نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر قرارداد جو پیش کی گئی ہے یہ ہے کہ۔

قرارداد نمبر ۷

میرباز محمد خان کھیتران!

یہ ایوان صوبائی حکومت سے سفارش کرتا ہے کہ چند ماہ قبل عوام کے دیرینہ مطالبہ پر حکومت بلوچستان نے چند

نئے اضلاع تشکیل دیے ہیں جس میں ضلع بارکھان بھی شامل ہے جس کا سرکاری طور پر نوٹیفکیشن بھی جاری ہوچکا ہے چونکہ ضلع بارکھان کا صدر مقام رکھنی میں قائم کیا گیا ہے جس پر کافی اخراجات بھی خرچ ہوچکے ہیں۔ لیکن عنقریب ضلعی صدر مقام کو بارکھان لے جانے کا نوٹیفکیشن جاری کیا جارہا ہے جس کی بناء پر عوام مشکلات کا شکار ہوجائیں گے۔ لہٰذا ڈسٹرکٹ ہیڈ کوارٹرز تبدیل نہ کیا جائے۔

جناب اسپیکر سوال یہ ہے کہ آیا یہ قرارداد منظور کی جائے۔

(قرارداد منظور کی گئی)

جناب اسپیکر قرارداد منظور ہوئی۔

اب اسمبلی کی کارروائی مورخہ ۲ اگست ۱۹۹۲ صبح ساڑھے دس بجے تک ملتوی کی جاتی ہے۔

(اسمبلی کا اجلاس دوپہر بارہ بج کر پندرہ منٹ پر ۲ اگست ۱۹۹۲ کی صبح ساڑھے دس بجے تک کے لیے ملتوی ہوگیا)